جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

سید صابر حسین شاہ بخاری

ادارہ فروغِ افکارِ رضا

برہان شریف اٹک، پاکستان کوڈ نمبر: ۴۳۷۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب------------ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

مصنف---------------- سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

حرفِ چند-------------- علامہ حافظ محمد پیر بخش چشتی تونسوی

صفحات------------------ ۱۶

کمپوزنگ-------------- صدریہ کمپوزنگ سنٹر نزد پوسٹ آفس ہری پور

سن اشاعت--------------- ۱۴۱۸ھ / 1997ء

تعداد------------------ 1100

پریس---------------------

ہدیہ------------------ دعائے خیر بحق معاونین

----------ناشر----------

ادارہ فروغ افکار رضا برھان شریف ضلع اٹک 43710 پاکستان

نوٹ:۔ بیرون جات کے حضرات آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کر سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حرفے چند

از قلم علامہ حافظ محمد پیر بخش چشتی تونسوی

یہ سہانی گھڑی ۱۲ ربیع الاول شریف کی ضیا بار صبح تھی۔ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے قبل جب وہ آفتاب رسالت ﷺ طلوع ہوا تو اس کی نورباریوں اور ضوفشانیوں سے فرش و عرش اور ملک و ملکوت جگمگا اٹھے۔ قدسیوں نے خوشی کے پرچم لہرائے اور حوروں نے مسرت کے گیت گائے اس لئے کہ آج اس نور کا ظہور ہوا جس سے کائنات کا گوشہ گوشہ منور و معمور ہوا۔ ہر نور اسی کا ظہور اور ہر اجالا اسی کا حوالہ بنا

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نور ہا پرتو نور اوست
(سعدیؒ)

اس نور بے ہمتا کی کرنوں سے ماہ و خورشید بلکہ خود گردش ایام نے روشنی پائی۔ بقول اقبالؒ

اے فروغت صبح اعصار و دہور
چشم تو بینندہ ما فی الصدور

یعنی آپ کی تجلی تمام زمانوں کے لئے صبح صادق بن گئی اور آپ کے دیدہ بینا کی یہ شان کہ دلوں کے چھپے بھید بھی بھانپ لیتا ہے۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و سلم علیک یا حبیب اللہ

آپ کی آمد آمد کی دھوم تو پہلے سے مچی ہوئی تھی بڑے بڑے نجومیوں اور راہبوں نے آپ کی آمد کی نویدیں سنانی شروع کر رکھی تھیں بالخصوص جزیرہ العرب میں آپ کا انتظار بڑی بے چینی سے ہونے لگا تھا

بڑے راہبوں نے یہ مژدہ سنایا
کہ رحمت پیکر بس آیا کہ آیا

(حافظ چشتی)

جب آپ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کاشانہ اقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو حالات یوں پلٹا کھانے لگے

تیرا آنا تھا کہ اصنام حرم ٹوٹ گئے
اور تیرے رعب سے شہ زوروں کے دم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
ہو گئیں زندگیاں ختم، قلم ٹوٹ گئے

یکایک قحط سالی خوشحالی میں بدل گئی دائی حلیمہ کے آنگن میں بہاریں مسکرانے لگیں اور ہر سمت ہریالی نظر آنے لگی۔

سر شوق عرش علا نے جھکایا
دل فرش پر جلوہ قدرت کا چھایا
بہاروں نے رحمت کا موسم چلایا
گلستاں پہ کوثر کا پانی بہایا
نسیم سحر نے شمامہ رچایا
چمن آمنہ کا سجا، مسکرایا
وہ غنچہ حطیم حرم سے کھلایا
کہ جشن خوشی کا زمانہ منایا
وہ در یتیم آج دنیا میں آیا
کہ جس کو مقدر نے نوشہ بنایا
فرشتوں نے دولہا کا سہرا سجایا
تو حوروں نے نغمہ طرب کا سنایا
وہ امی لقب بن کے تشریف لایا
حلیمہ نے پایا ہے لکھا پڑھایا
جو جھولے سے معصوم پنجہ اٹھایا
اشاروں پہ شمس و قمر کو نچایا

(حافظ چشتی)

اس ظہور قدسی کی ضوپاشیاں آفاق عالم میں نورانیت بکھیرنے لگیں اور شش جہت کائنات میں ایک پر کیف آواز گونجنے لگی ، زمین سے اہل ایمان افلاک سے درود کے ورد کرنے والے ملائک یک زبان ہو کر سلامی پیش کرنے کے لئے دست بستہ کھڑے ہو گئے اور اس نوری ساعت میں اپنی عقیدت و محبت کا یوں اعلان کرنے لگے

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
نور صبح ازل عرش اعلیٰ کا چاند
شان والشمس ، والنجم و طٰہٰ کا چاند
ہاشمی برج میں آیا بطحا کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

یہ گلدستہ عقیدت اور مختصر سا صحیفہ محبت جو آپ کے سامنے ، ایک سعی جمیل ہے اگر اس کو مصر کی بڑھیا جیسی پذیرائی بھی مل گئی تو بمصداق ذالک خیر مما یجمعون ○ دنیا اور آخرت کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔ احبایا مجیب الدعوات۔

اللہ تعالیٰ جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب اور ان کے کارپردازان ادارہ کی اس عقیدت کیشی اور اہل اسلام کے لئے یہ خیر اندیشی اپنی بارگاہ میں منظور اور اپنے حبیب لبیب ﷺ کی نگاہ شفقت شعار میں مقبولیت سے نوازے نیز ان "حرفے چند" کو بھی بطور تار بستہ گلدستہ مشمول قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الاعلیٰ سیدنا و شفیعنا و مولنا محمد و علیٰ آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ الراشدین المرشدین الیٰ یوم الدین۔

حافظ چشتی تونسوی
دربار بسال شریف ضلع اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر---- حاصل کائنات فخر موجودات ہادی کائنات رحمت عالم نور مجسم نبی آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سب سے اول اور سب سے آخر---- اول ماخلق اللہ نوری اور کنت نبیا و آدم بین الماء والطین سے روز روشن کی طرح عیاں---- نور مصطفیٰ ﷺ ، ابوا لبشر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مختلف اصلاب طیبہ اور ارحام طاہرہ میں مستور و مخفی چلتا رہا جب وہ مبارک زمانہ آیا جس میں نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ افروزی محبوب ترین جسد عنصری بشری میں مقدر ہو چکی تھی۔ جمعۃ المبارک کی سہانی رات نور مصطفیٰ ﷺ آخری بار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدف رحم میں متمکن ہوا۔ زمین و آسمان میں یہ ندا ہوئی۔ اے ساکنان ارض و سما ! آگاہ ہو جاؤ۔ وہ نور عظیم جس سے نبی آخرالزماں ہادی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے ، آج کی مبارک رات اپنی والدہ ماجدہ کے مقدس بطن میں جلوہ افروز ہوا۔

پہلے ماہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

دوسرے ماہ حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ

عنہا کو سرکار دو عالم ﷺ کی فضیلت اور آپ کے شرف اقدس کے بارے میں بتایا۔
تیسرے ماہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا ، آپ کے نور نظر ، صاحب النصر اور صاحب فتوح ﷺ ہیں ، چوتھے ماہ حضرت سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو مقام مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے شرف عالی کے بارے میں مطلع فرمایا۔ پانچویں ماہ حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ! آپ کے شکم انور میں صاحب مکارم ﷺ ہیں۔ چھٹے ماہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور فخر بنی آدم سرکار دو عالم ﷺ کی عظیم قدر و منزلت ، عظمت و شوکت اور مرتبے کا ذکر فرمایا۔۔۔۔ ساتویں ماہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کے پاس جو امانت ھے وہ ایک ایسی ہستی ہے جو صاحب مقام محمود ﷺ ہیں ، مالک حوض کوثر ہیں ، لواء حمد کو تھامنے والے اور قیامت کو شفاعت فرمانے والے ہیں ، آٹھویں ماہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا آپ کے شکم اقدس میں بلا شبہ نبی آخر الزمان ﷺ ہیں۔

نویں ماہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر یہ خبر دی کہ آپ کے شکم اطہر میں صاحب قول صحیح اور دین رجیح کے والی ہیں۔۔۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہر ماہ گزرنے کے بعد آسمان و زمین سے یہ صدائے دلنواز سنائی دیتی تھی:۔

"اے اہل عالم !خوش ہو جاؤ ، وہ وقت قریب آگیا ہے جب رحمت کائنات ﷺ خیر و برکت اور نور سعادت لے کر اس دنیا میں تشریف لانے والے ہیں۔"

رحمت کائنات ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ کے حصول کے لئے اولاد آدم علیہ السلام بے قرار تھی۔ پوری کائنات دل افروز ساعت کے انتظار میں ہزاروں صدیوں سے سراپا انتظار تھی ۔ افلاک عرصہ دراز سے طلوع صبح سعادت کے لئے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہے تھے بالاخر رحمت حق جوش میں آئی ، نظام فطرت کے تحت گلستان ہستی میں بہار جاوداں کا دور شروع ہوا گلشن حیات میں فصل بہاری کا اہتمام ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ بہار آفریں مناظر کی عکاسی یوں فرماتے ہیں:۔
"چاند چمک رہا ہے ۔ ستارے کھل رہے ہیں ، نور کی پھوار پڑ رہی ہے ، اچانک غلغلہ بپا ہوا ، ایک ندا دینے والا ندا دے رہا تھا۔۔۔۔۔
لوگو ! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا ، دیکھو دیکھو آج وہ طلوع ہو گیا آج وہ آنے والا آ گیا۔ وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی سب حیران یہ ماجرا کیا ہے ؟۔۔۔۔۔ کس کا انتظار تھا ، کون آ رہا ہے ؟ ہاں سونے والو ! جاگ اٹھو ! آنے والا آ گیا۔۔۔۔ نور کی چادر پھیل گئی ، میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں ، بصرائے شام کے محلات نظر آنے لگے ، سارے عالم میں چاندی ہو گیا ، ہاں یہ کون آیا سویرے سویرے ؟۔۔۔۔۔۔ وہ کیا آئے ، رحمت کی برکھا آ گئی ، نور کے بادل چھا گئے ، دور دور تک بارش ہو رہی ہے ، چاندی بہہ رہی ہے ، حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے۔ عجب سما ہے ، عجب منظر ہے !

------- ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا!------- تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو نور ہی نور، جدھر دیکھو بہار ہی بہار------- تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے۔ حسرتیں پھوٹ رہی ہیں، رنگینیاں اپنا رنگ دیکھا رہی ہیں، سارا عالم نہایا ہوا ہے، ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے------- ہاں یہ اجلا اجلا سا سماں، یہ مہکی مہکی سی فضائیں یہ مست مست ہوائیں جھوم جھوم کر جشن بہاراں کی گیت گا رہی ہیں--------

ہاں بہار آئی، بہار آئی------ زندگی میں بہار آئی، دماغوں میں بہار آئی، دلوں میں بہار آئی، روحوں میں بہار آئی، علم و حکمت میں بہار آئی، تہذیب و تمدن میں بہار آئی، فکر و شعور میں بہار آئی، عقل و خرد میں بہار آئی"

ہاں کتنا بہار آفرین منظر تھا، انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی، ملائکہ سبع سموات خوشی سے دھوم مچا رہے تھے، عرش عظیم ذوق و شوق میں جھوم رہا تھا۔ زمین طرح طرح سے ناز کر رہی تھی۔ بت اوندھے اور شیاطین زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے----- خلاق عالم نے ایک جھنڈا مشرق میں، دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر لگوا کر ثابت فرما دیا کہ ان کا دارالسلطنت کعبہ ہے اور ان کی سلطنت مشرق سے مغرب تک بلکہ تمام جہان انھیں کی سلطنت انھیں کی قلم رو میں داخل ہے----

ایک صدائے دلنواز بلند ہوتی ہے:۔

اظہر یا سید المرسلین۔ اظہر خاتم النبیین۔ اظہر یا اکرم الاولین والاخرین--- جلوہ فرمائیے اے تمام رسولوں کے سردار، جلوہ فرمائیے اے تمام انبیاء کے خاتم، جلوہ فرمائیے اے سب اگلوں

پچھلوں سے زیادہ کریم--- حضرت آدم علیہ السلام کی تمنا، حضرت نوح علیہ السلام کی التجا، حضرت خلیل علیہ اسلام کی دعا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نوید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پوری ہونے کی ساعت سعید قریب آپہنچی ۱۲ ربیع الاول عام الفیل شمسی حساب سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء اور دیسی حساب سے یکم جیٹھ ۶۲۸ بکری بروز پیر بوقت طلوع فجر پاکستان وقت کے مطابق چار بج کر بیس منٹ پر عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں اشرف الانبیاء احمد مجتبے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ بدن ناف بریدہ، ختنہ شدہ خوشبو میں بسے ہوئے بحالت سجدہ اپنے والد ماجد کے مکان کے اندر جلوہ افروز ہوئے۔

ایک اندازے کے مطابق واقعہ اصحاب فیل کے پچپن (۵۵) روز، زمانہ نوشیروان عادل کے بیتالیس (۴۲) برس، زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو (۶۰۰) برس، زمانہ اسکندر رومی کے آٹھ سو (۸۰۰) برس، زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) برس، زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو ہزار آٹھ سو (۲۸۰۰) برس، زمانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین ہزار سات سو (۳۷۰۰) برس، زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے چار ہزار ایک سو نوے (۴۱۹۰) برس، زمانہ حضرت آدم علیہ السلام کے چھ ہزار سات سو پچاس (۶۷۵۰) برس اور حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت سے زمین پر اترنے کے چھ ہزار ایک سو تریسٹھ (۶۱۶۳) برس کے بعد باعث تخلیقات فخر موجودات منبع کمالات، حضور نبی اکرم، رسول معظم واقف اسرار لوح و قلم، جان دو عالم پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبے محمد مصطفےٰ ﷺ اس جہان آب و گل میں ظاہری صورت بشری رونق افروز ہوئے--- واللہ اعلم ورسولہ۔

صد لاکھ بہاریں اور صد لاکھ شگفتگیاں بارہ ربیع الاول کی اس دل افراز ساعت پر نثار ہوگئیں۔ عجیب و غریب معجزات کا ظہور ہوا' باران رحمت سے عرب سرسبز و شاداب ہوگیا' فارس کے مجوسیوں کی ایک ہزار برس سے جلائی ہوئی آگ سرد ہوگئی۔

ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے منہدم ہوگئے۔ "ہمدان" اور "قم" کے درمیان چھ میل لمبا' چھ میل چوڑ "بحیرہ ساوہ" آنا" فانا" خشک ہوگیا۔ شام اور کوفہ کے درمیان وادی "سماوہ" کی خشک ندی اچانک جاری ہوگئی۔ آفتاب نبوت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں' اندھیرا دور ہوگیا' بت کدے خاک میں مل گئے۔ خشک سالیوں اور محرومیوں کا دور ختم ہوگیا کائنات خوشبو سے مہک اٹھی غنچے چٹکنے لگے۔ کلیاں مسکرانے لگیں' پھول کھلنے لگے' کائنات کا ذرہ ذرہ مسرت سے جھوم اٹھا۔ وہ مبارک ساعت تمام عالم انسانیت کے لئے خصوصی اہمیت اور فضیلت کی حامل ہے' یہی سعادت افروز ساعت' اہل ایمان کے لئے روحانی و قلبی مسرتوں کی ساعت ہے۔ اسی عظیم ساعت نے ایمان کی تازگی کا سامان فراہم کیا۔ اہل ایمان اس ایمان افروز گھڑی کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے۔ شعراء کرام نے نعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں طلوع صبح سعادت خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

عاشق رسول ﷺ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شہرہ آفاق سلام میں اس مبارک ساعت پر بھی سلام بھیجا ہے۔ اس مبارک ساعت کے حوالے سے اس شعر کو شہرت عام بقائے دوام حاصل ہے۔ یقیناً" اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی اور مشک و عنبر میں بسی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔ شعر پڑھتے ہی عقل و وجدان وجد کر اٹھتے ہیں اور اس سہانی گھڑی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ پڑھیئے اور حظ اٹھایئے:۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

دنیائے شعر و سخن تضمین نگاری کی اہمیت و افادیت سے بخوبی آگاہ ہے۔ سلام رضا کے تضمین نگاروں نے امام اہل محبت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں اس شعر پر بہت ہی کیف آفریں تضمینیں کہی ہیں۔ تضمین نگاروں نے اس شعر کی توضیح و تصریح بھی بہت خوبی سے کی ہے۔ فیضان رضا سے ہر ایک تضمین نگار نے بہت ہی پیاری اور پاکیزہ زبان استعمال کی ہے۔ ہر ایک نے فکر کی جولانی اور تخیل کی روانی دکھائی ہے۔ بڑی بے ساختگی اور سلاست زبان کے ساتھ اس پر مصرعے لگائے ہیں----- لیجئے اس مبارک گھڑی پر سلام پڑھیئے' ایمان تازہ کیجئے' لطف دوبالا کیجئے اور تضمین نگاروں کو داد دیجئے:۔

اختر الحامدی:۔

جب ہوا ضوفگن دین و دنیا کا چاند
آیا خلوت سے جلوت میں اسرا کا چاند
نکلا جس وقت مسعود بطحا کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

صابر القادری:۔

جس اچھوتی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
جس انوکھی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

جس نرالی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

عزیز حاصل پوری:۔

چھٹ گئی تیرگی، چمکا طیبہ کا چاند

بجھ گئی چاندنی، چمکا طیبہ کا چاند

دہر کو ضو ملی، چمکا طیبہ کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

حبیب احمد نقشبندی:۔

نور توحید کا جلوہ طیبہ کا چاند

عرش کی آنکھ کا تارا طیبہ کا چاند

آمنہ بی کا مہ پارہ طیبہ کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

عبدالسلام شفیق:۔

جب درخشاں ہوا دین بیضا کا چاند

ضو فگن جب ہوا ارض بطحا کا چاند

جب ہوا طالع نور حقیقت کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ہلال جعفری:۔

طور سینا کی ضو، طور سینا کا چاند

والضحیٰ کی قسم، برج بطحا کا چاند

رونق آئینہ حسن یکتا کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

راجا رشید محمود:۔

وہ سر مطلع بطحا طیبہ کا چاند

سب نے پیارے سے دیکھا طیبہ کا چاند

جس حسیں وقت میں نکلا طیبہ کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

حافظ عبدالغفار حافظ:۔

رونق بزم کن، عرش اعلیٰ کا چاند

آمنہ کا دلارا، حلیمہ کا چاند

شمع غار حرا ، اوج اسریٰ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

عبدالغنی سالک:۔

فرش پر آ گیا عرش اعلیٰ کا چاند
خلد و فردوس گلزار ماویٰ کا چاند
بزم مخلوق میں دین و دنیا کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

طارق سلطان پوری:۔

آسمان دنیٰ قندلی کا چاند
رشک خورشید ، چرخ فاوحی کا چاند
وہ شب سعد و پر نور اسریٰ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
آفتاب آمنہ کا ، حلیمہ کا چاند
آسمان جاہ معمار کعبہ کا چاند
خادم کعبہ ، سردار مکہ کا چاند

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

قاضی عبدالدائم دائم:۔

شہر مکہ سے جب ابھرا طیبہ کا چاند
خوبصورت سا، پیارا سا طیبہ کا چاند
دھوم ہر سو مچی "نکلا طیبہ کا چاند"
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

غلام مصطفےٰ مجددی:۔

آرزو دا ستارا، تمنا دا چاند
دین دنیا کا چانن نے عقبیٰ دا چاند
آمنہ دا دلارا، حلیمہ دا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

حافظ چشتی تونسوی:۔

نور صبح ازل عرش اعلیٰ کا چاند
شان والشمس، والنجم وطٰہ کا چاند
ہاشمی برج میں آیا بطحا کا چاند

رضویات پر مصنف کی شاندار کتابیں

- امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- امام احمد رضا کی بارگاہ میں طارق سلطان پوری کا خراج عقیدت مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- سلام رضا پر طارق رضا کی تضمین ثانی مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- امام احمد رضا محدث بریلوی اور فخر سادات سید محمد محدث کچھوچھوی مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- امام احمد رضا محدث بریلوی اور احترام سادات مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- امام الوقت رضا بہ زبان طارق مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- رضویات میں علامہ شمس بریلوی کے انقلاب آفریں کارنامے مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
- خلفائے امام احمد رضا اور تحریک پاکستان (زیر طبع)
- امام احمد رضا محدث بریلوی کاملین کی نگاہ میں (زیر طبع)
- اقلیم نعت کا بادشاہ مطبوعہ بزم عاشقان مصطفےٰ ﷺ لاہور
- امام احمد رضا علمائے دیو بند کی نظر میں مطبوعہ جمیعت اشاعت اہلسنت کراچی
- امام احمد رضا کے رفیق خاص علامہ وصی احمد محدث سورتی (زیر طبع)